

سیکشن - 1 – باظہم مربوط سروکار (عمومی)

- ماڈیول 1 – درسیات، طالب علم کو زیریقہ تدریس، آموزشی حاصل اور شمولیاتی تعلیم
- ماڈیول 2 – محفوظ اور صحیت مند اسکولی ماحول کے لیے شخصی اور سماجی خوبیوں کا فروغ
- ماڈیول 3 – آرٹ سے مربوط آموزش
- ماڈیول 4 – اسکول پرمنی اندازہ تدریس
- ماڈیول 5 – اسکولوں میں صحبت و تندرستی
- ماڈیول 6 – تدریس، آموزش اور اندازہ تدریکا ICT (اطلاعاتی مواصلاتی ٹکنالوژی) کے ساتھ اتحاد
- ماڈیول 7 – اسکولی تعلیم میں بہتری کے اقدامات

ایک معلم اس وقت تک حقیقی طور پر تدریس نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ خود بھی حصول علم میں مصروف نہ ہو۔ ایک چراغ اس وقت تک دوسرے چراغ کو روشن نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ خود نہ جلے۔ ایک معلم جو اپنے مضمون کے اختتام تک نہیں پہنچ پایا ہے اور اس کے علم میں کوئی نئی چیز شامل نہیں ہوئی ہے اور وہ محض اپنے سبق طلباء کے سامنے دھرا تارہتا ہے، تو وہ ان کے ذہنوں کو صرف بوچھل کر سکتا ہے، انھیں جلا نہیں بخش سکتا۔

رابندرناٹھ ٹیگور، (1994) دی انگلش رائینگ آف

رابندرناٹھ ٹیگور: صفحہ 64، ساہتیہ اکادمی

درسیات، طالب علم مرکوز طریقہ تدریس، آموزشی ما حصل اور شمولیاتی تعلیم

عمومی جائزہ

گذشتہ برسوں میں حق تعلیم ایکٹ (RTE) - 2009 اور تعلیمی پالیسیوں کی وجہ سے ہمارے کلاس روم میں غیر معمومی تبدیلیاں آئی ہیں۔ بطور معلم اور معلم استاد (Teacher Educator) آپ نے اس تنوع کو محسوس بھی کیا ہوگا اور آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے کہ ایک ہی طریقہ تدریس کو اپنا کر آپ سبھی طلباء کو یکساں طور پر پہنچ پڑھاسکتے۔ طلباء کو درپیش چیزوں اور مشکلات کو منظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق آموزشی و مدرسی طریقوں کو اپنا کر سبھی طلباء کو کامیابی سے ہم کنار کرنا وقت کا ایسا تقاضا ہے جس کا تجربہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔

”اگر کچھ بچے اس طریقے سے نہیں پڑھ سکتے جس طریقے سے آپ ان کو پڑھانا چاہتے ہیں تو آپ ان کو اس طریقے سے پڑھائیں جس طریقے سے وہ پڑھنا چاہتے ہیں.....“

-Ignacio Estrada

اس ماڈیول کی تشکیل کا مقصد اسکولوں کے معلم استاد کو اس جانب راغب کرنا ہے کہ وہ موجودہ تدریس کے طریقوں پر نظر ثانی کریں اور تدریسی آموزشی عمل کوشولیاتی بنانے کے لیے تدریس کے ایسے طریقوں کا استعمال کریں جو طلباء کے ذوق کے بالکل مناسب ہوں۔ تحقیقات اور تجربات کی روشنی میں جمع شدہ شواہد ایک ہی جماعت میں طلباء کی الگ الگ ضرورتوں کو منظر رکھتے ہوئے ایک ایسا ماحول تیار کرنے کی جانب رہنمائی کرتے ہیں جس میں شمولیاتی تعلیم کو یقینی بنایا جاسکے۔ اس ماڈیول میں دستیاب مواد بھی ہمیں ایک موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم تو می تعلیمی پالیسیوں، درسیات، درسی کتابوں اور قومی درسیات کے خاکے (خصوصاً قومی درسیات کا خاکہ -2005) پر ایک گہری نظر ڈالیں نیز حالیہ تیار شدہ آموزشی ما حصل کا بھی غائرانہ مطالعہ کریں تاکہ درسیات اور طریقہ تدریس سے وابستہ توقعات کو اس سے مر بوٹ کیا جاسکے۔

اہم نوٹ: معلم استاد اور تربیت دینے والے ماہرین سے گزارش ہے کہ تربیت کے دوران شرکت کرنے والوں کو دودوکی جوڑیاں اور گروپ میں تقسیم کر کے انھیں بحث و مباحثے میں مشغول رکھیں، ان کی چیزیں مشق کرائیں تاکہ تعامل کا عمل زیادہ سے زیادہ مفید ہو اور تربیت کے موقع آموزشی ما حصل کا حصول ممکن ہو۔ مباحثے کے اہم نکات اس میں آگے دیئے گئے ہیں جن کا استعمال مباحثے کو مفید بنانے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

آموزشی مقاصد

اس ماڈیول کو مکمل کرنے کے بعد اس ائمہ میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جائے گی کہ وہ:

- قومی تعلیمی پالیسیوں، قومی درسیات کے خاکوں کی تشكیل، متعلقہ اداروں کے عمل اور آپسی تال میل، پڑھائے ہوئے نصاب اور جائزہ شدہ نصاب کو بیان کر سکیں گے۔
- قومی درسیات کا خاکہ - 2005 اور درسی کتب اور نصاب میں اس کے عملی نفاذ کی وضاحت کر سکیں گے۔
- اپنے اندر تنوع کی بہترین فہم اور شمولیاتی تعلیم کو فروغ دینے کا جذبہ پیدا کر سکیں گے۔
- مناسب طریقہ تدریس کو اپنا کر طبا و طالبات کے آموزشی ما حصل کو بہتر بنانے کے لیے اپنی موجودہ صلاحیتوں میں نکھار پیدا کر سکیں گے۔
- ایسی سرگرمیوں کو اپنا سکیں گے جن سے جماعت میں صنفی حساسیت کو فروغ ہو۔

موضوع کا تعارف

اہم اصطلاحات، تعلیمی پالیسیوں اور قومی درسیات کے خاکوں کی فہم

مذکورہ بالا مقاصد کے حصول لئے ہم سب سے پہلے تعلیمی پالیسیوں اور قومی درسیات کے خاکوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور نصاب، درسیات، درسی کتب اور آموزشی ما حصل کی اچھی سمجھ پیدا کرتے ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی

ہندوستان نے حالیہ دنوں میں قومی تعلیمی پالیسی 2019 کا مسودہ عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس مسودے میں ہمارے ملک کے تعلیمی نظام اور وسیع تعلیمی منظرناامے کی تصوری پیش کی گئی ہے۔ اس پر پورے ملک میں کافی بحث و مباحثہ ہو رہا ہے اور بہت سی سفارشات و تجویز بھی پیش کی جا رہی ہیں (www.mygov.in)۔ اس حوالے سے ملک کے تعلیمی نظام کے سبھی متعلقہ افراد میں اساتذہ کی رائے سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس سے قبل ہمارے ملک میں دو تعلیمی پالیسیوں کا نفاذ ہو چکا ہے۔ پہلا تعلیمی پالیسی سال 1968 میں وضع کی گئی تھی اور دوسرا سال 1986 میں۔ قومی تعلیمی پالیسی 1986-1987 ایک ایسے قومی نظام تعلیم پر توجہ مرکوز کرتی ہے جس میں بالتفصیل مذہب و ملت، ذات پات، رنگ و نسل اور صنفی امتیاز کے بغیر سبھی طبا و طالبات تک معیاری تعلیم کی رسمائی کو ممکن بنا نامقصود تھا۔ قومی تعلیمی پالیسی نے نیشنل کونسل آف ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ٹریننگ پر یہ ذمے داری عائد کی تھی کہ وہ متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر قومی درسیات کا خاکہ تکمیل دے۔ تفصیلات کے لئے اس نک پر جائیں <http://www.ncert.nic.in/newpolicy.html>

قومی تعلیمی پالیسی

↓
قومی درسیات کا خاکہ

↓
درسیات

↓
نصاب

↓
درسی کتب

↓
استاد کے لیے معاون مواد

↓
آموزشی ما حصل

قومی تعلیمی نظام قومی درسیات کے خاکے پر بنی ہو گا جو ایک عمومی اور بنیادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی نظام کے لئے بنیاد فراہم کرے گا جبکہ دیگر عناصر میں لچیلا پن ہو گا۔ اس بنیادی پہلو میں ہندوستان کی تحریک آزادی کی تاریخ، دستوری فرائض اور وہ سبھی ضروری عناصر شامل ہیں جن سے قومی شاخت کی تکمیل ہوتی ہے۔ ان عناصر کی چاپ ان سبھی مضامین میں نظر آئے گی

اور ان مضمایں کو اس طرح ڈیزاں کیا جائے گا جن سے مشترکہ قومی وراثت، مساوات کے تصور، جمہوریت، سیکولر ازم، صنفی مساوات، ماحولیات کا تحفظ، سماجی برائیوں کا خاتمه، چھوٹے خاندان کا تصور اور سائنسی سوچ جیسی اقدار کی عکاسی ہوتی ہے۔ سمجھی تعلیمی پروگراموں کوئی سیکولر اقدار کے مطابق انجام دیا جائے گا (قومی تعلیمی پالیسی - 1986)

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی پالیسیوں میں بھی تبدیلی آتی ہے اور یہ تبدیلی ہمیں اس وقت واضح طور پر نظر آ رہی ہے جب ہم قومی تعلیمی پالیسی - 1986 سے قومی تعلیمی پالیسی 2019 کی طرف پیش قدی کر رہے ہیں۔

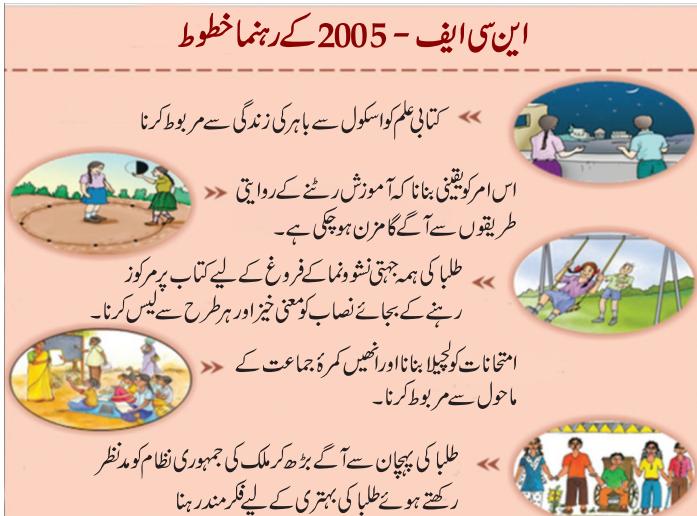
مثال کے طور پر قومی تعلیمی پالیسی - 1986 میں اسکولی تعلیم کا ڈھانچہ اس طرح تھا؛ دسوائیں + بارہواں + گرجیوں شان (10+2+3)۔ اب قومی تعلیمی پالیسی 2019 میں اسکولی تعلیم کا مجوزہ ڈھانچہ بدل کر کچھ اس طرح ہو گیا ہے: 5+3+3+4=14۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نئے اسکولی ڈھانچے کی ساخت پر تابادلہ خیال کریں اور اس کے علاوہ ان دونوں پالیسی دستاویزوں کے درمیان فرق کو واضح کریں۔

قومی درسیات کے خاکے: تاریخی پس منظر

قومی درسیات کا خاکہ - 2005 ایک اہم ترین دستاویز ہے۔

کلاس روم میں اس کے مضمرات کا گھرائی سے مطالعہ کرنے سے پہلے ہم دیگر پالیسیوں اور تعلیمی درسیات کے خاکوں پر ایک نظر ڈالیں گے۔ این سی ای آرٹی کا قیام 1961 میں ہوا۔ اس کے قیام کا اہم مقصد صابی مواد کی تشكیل کرنا تھا۔ 1975 میں این سی ای آرٹی نے پہلا قومی درسیات کا خاکہ شائع کیا۔ قومی تعلیمی پالیسی - 1986 کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے دوسرا قومی درسیات کا خاکہ 1988 میں شائع کیا جس کا عنوان تھا 'قومی درسیات برائے ایٹھمینگری اور ثانوی تعلیم'۔ ایک خاکہ - 2005 ایک خاکہ - 2000 اور اسکول ایجوکیشن - 2000 کے لئے ایک خاکہ - 1986 کا خاکہ شائع کیا جس کا عنوان تھا 'قومی درسیات برائے ایٹھمینگری اور ثانوی تعلیم'۔

این سی ایف - 2005 کے رہنماء خطوط



(National Curriculum for Elementary & Secondary Education-A Framework)

اس قومی تعلیمی پالیسی - 1986 میں جو قومی تعلیمی نظام کے بنیادی اصول پیش کئے گئے، ان پر خاص طور سے توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

2000 میں این سی ای آرٹی نے تیسرا قومی درسیات کا خاکہ شائع کیا جس کا عنوان تھا 'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکول ایجوکیشن - 2000' (National Curriculum Framework for 2000).

(School Education-2000) قومی درسیات کے اس خاکے میں اس نوعیت کی آموزش پر توجہ مبذول کی گئی ہے جس سے عدم مساوات کا خاتمه ہو اور جو طلباء کی سماجی، ثقافتی، جذباتی اور معاشی ضرورتوں کی تنکیل کرتا ہو۔

قومی درسیات کا خاکہ-2005: ایک مختصر تعارف

2005 میں این سی ای آرٹی نے اقویٰ درسیات کا خاکہ-2005 (NCF-2005) شائع کیا اور اسی کے ساتھ اسکول کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر 21 پوزیشن پیپر شائع کیے۔ بچوں کے مفت اور لازمی حق تعلیم ایکٹ 2009 میں قومی درسیات کا خاکہ-2005 کے نفاذ کا واضح طور پر ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں طفل مرکوز تعلیمی ماحول تنکیل دینے کی بات کی گئی تھی جہاں بچوں کی آموزش بغیرِ بادا کے ہو سکے۔ مزید تفصیلات کے لئے اس ویب لینک پر جائیں۔ <https://mhrd.gov.in/rte>

‘قومی درسیات کا خاکہ-2005’ (NCF-2005) نے سماجی اور معاشی تبدیلیوں کو منظر رکھتے ہوئے اسکول ایجوکیشن کے لئے درج ذیل مقاصد کی شناخت کی تھی:

- بچوں کو فکر و عمل میں خودکفیل بنانا اور دوسروں کی بہتری اور ان کے احساسات و جذبات کے تین ان میں حساسیت کو فروغ دینا
- بچوں میں اتنی صلاحیت پیدا کرنا کہ وہ نئی صورت حال سے بہت ہی سہولت کے ساتھ اور تخلیقی طور پر نئے سکیں اور جمہوری عمل میں شرکت کر سکیں۔
- بچوں میں اتنی صلاحیت پیدا کرنا کہ وہ سماجی تبدیلی اور معاشی ترقی کے لیے فعال کردار ادا کر سکیں۔

مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے اسکولوں کو مساوات، معیار اور چکدرا اصولوں کو اپانے کی ضرورت ہے۔ ملک کے تنوع کو منظر رکھتے ہوئے اس بات کی ضرورت ہے کہ طلباء کا پس منظر کلاس روم میں واضح ہو سکے۔ ‘قومی درسیات کا خاکہ-2005’ اساتذہ کے روں پر بھی توجہ مرکوز کرتا ہے کہ وہ درسی کتب سے آگے بڑھ کر آموزش کے موقع مہپا کریں تاکہ طلباء و طالبائی خود اپنے تجربات، روں پلے، ڈرائیگ، پینٹنگ، پینٹنگ، ڈرامہ، تعلیمی سیر اور تجربات کر کے سیکھ سکیں۔

‘قومی درسیات کا خاکہ-2005’ اس پہلو پر بھی توجہ مبذول کرتا ہے کہ اندازہ قدر کو آموزش اور جماعت کی تدریس کا حصہ ہی سمجھیں۔ اس میں اساتذہ کا کردار بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ وہ طلباء کے مسلسل اور جامع اندازہ قدر (CCE) کے لیے خود اپنے طریقے بھی اپنا کیں اور طلباء کو یہ محسوس بھی نہ ہو کہ ان کا (Assesment) اندازہ قدر ہو رہا ہے۔ اس سے طلباء کو فوری طور پر بہتر آموزش کے لیے مدد ملے گی اور انھیں جانچ کے نتائج، ان کے اندرانج اور پورنگ کے لیے انتظار بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ مزید یہ کہ اس طریقے سے نہ صرف ریاضی، زبان،

سائنس اور سماجی علوم کی آموزش پر توجہ مرکوز ہوگی بلکہ اس سے ذاتی، سماجی، ترسیلی، نفسی حرکی مہارتیں بھی فروغ پائیں گی۔ 'قومی درسیات کا خاکہ' - 2005، طبام مرکوز درسیات (Child-Centred-Pedagogy) پر زور دیتا ہے اور اس پر اسی وقت عمل ہو سکتا ہے جب نصاب کی تشكیل، درسی کتب کی تیاری اور جماعت کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کے وقت ہی طالب علم توجہ کا مرکز ہو۔ مثلاً اگر ہم پرائمری سٹھ پرچوں کے سامنے پڑوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس میں ان پڑوں یا ان پودوں کو لیا جائے جنہیں بچوں نے دیکھا ہے، چھووا ہے اور جن کے بارے میں وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں بات کرتے ہیں اور درسی کتب میں بھی اسی کا بیان ہو۔ استاد ایسے موقع کا بھی انتخاب کر سکتا ہے جس میں بچے ایسے پڑوں کے پوسٹر بنائیں جنہیں انہوں نے اپنے گھر، اپنے قرب و جوار، کسی میدان، پارک یا اسکول وغیرہ میں دیکھا ہو۔ اس طرح وہ اپنے تجربات اور سابقہ معلومات کو درسی کتب کی معلومات سے مربوط کر سکتے ہیں۔ اس عمل کو کرتے ہوئے استاد ہر طالب علم کے آموزشی حاصل کا مشاہدہ کرے۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

دو دو کی جوڑی بنایے اور بہت ہی گہرائی سے کسی استاد کے ایک دن کے کام کا ج پنظر ڈالیے۔ اب یہ بتائیے کہ کیا کسی استاد کی یومیہ تدریس میں مندرجہ بالا مقاصد کا حصول آپ کو نظر آ رہا ہے؟ آپ اپنادن کس طرح گزارتے ہیں؟

اسکول کے مضامین اور 'قومی درسیات کا خاکہ' - 2005'

اب ہم 'قومی درسیات کا خاکہ' - 2005، اور مختلف مضامین کی تدریس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ 'قومی درسیات کا خاکہ' اس بات پر زور دیتا ہے کہ جب ہم زبان کی تدریس کریں تو کیش لسانی مہارت کے فروغ کے لیے زبان کو ایک وسیلے کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ زبان کے اکتساب کو ہر مضمون میں بہت زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت ہے کیونکہ زبان ہی مکمل درسیات تک رسائی کا ایک ذریعہ ہے۔ سنن، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتیں، نصاب کے سبھی مضامین میں بچے کی پیش رفت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں اور نصاب کی منصوبہ بندی میں اس پہلو پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ریاضی کی تدریس میں اس طرح کی جائے کہ طلبہ میں غور و فکر، وجہ سمجھنے، استدلال، استخراج، مسئلہ پیش کرنے اور حل کرنے نیز فیصلہ سازی کی صلاحیت کو فروغ ہو۔ سماجی علوم کی تدریس میں چیزوں کے دوبارہ بنانے اور دوبارہ ڈھالنے پر مبنی ہونی چاہیے تاکہ طلباء روزانہ کے تجربات کا تجزیہ کر سکیں اور ان کو پرکھ سکیں۔ ماحولیات کی تدریس میں اسکول سے باہر متنوع سرگرمیوں کے ذریعہ سبھی مضامین پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سماجی علوم کی آموزش سے طلباء میں موضوعاتی درجہ بندی کی شناخت کی صلاحیت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ سماج میں حاشیہ پر رہنے والے طبقات کے تناظر کو بھی مربوط کرنے کا سلیقہ اور شعور پیدا ہوتا ہے۔ صدقی انصاف،

حاشیہ پر رہنے والے بچوں اور اقلیتوں کے حوالے سے حسابت جیسے موضوعات سماجی علوم کے بھی شعبوں میں ہونا لازمی ہیں۔ قومی درسیات کا خاکہ -2005' چار دیگر نصابی پہلوؤں کی جانب توجہ مبذول کرتا ہے جن میں: (i) کام (ii) آرٹ اور راثتی دستکاری (iii) صحت اور جسمانی تعلیم اور (iv) امن کی تعلیم شامل ہیں۔ قومی درسیات کا خاکہ کان موضوعات کو بھی اسکول کے نصاب کے دائرے میں شامل کرتا ہے۔ ورک ایجوکیشن کو پرانگری سے لیکر اگلی جماعتوں تک متعارف کرنے کے لئے کچھ ٹھوس اقدامات کی سفارش کی گئی ہے اور اس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ کام علم کو تجربات کی سطح پر لے آتا ہے اور اس سے بہت سی ذاتی اور سماجی اقدار کو فروغ ملتا ہے جیسے کہ تخلیقیت، خود انحصاری اور تعاون۔ آرٹ کو اسکول کے سبھی مرحلیں میں متعارف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ آرٹ میں موسیقی، رقص، بصری آرٹ اور تھیٹر شامل ہیں۔

'قومی درسیات کا خاکہ -2005'، پر عمل کرنے کی غرض سے اسکول کے سبھی مضامین میں نصاب اور درسی کتب تیار کی گئیں تاکہ شمولیاتی ماحول میں طالب علم مرکوز طریقہ تدریس کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ ہمیں اپنے ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر بچے میں آموزش کی صلاحیت ہوتی ہے تاہم آموزشی ماحول، تناظر اور تدریسی و آموزشی مواد کی معنویت، آموزشی عمل کو لچکپ بناتے ہیں۔ اس لئے کسی کتاب کی تدریس کے دوران ہمیں مقاصد پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی، ہمیں اس پہلو پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس کتاب کو معمور طلباء اور پسمند طبقات کے طلباء کی آموزش کے لئے کیسے موثر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

- کیا طالب علم مرکوز تدریسیات کو بہت زیادہ تعداد ولی جماعتوں کے لئے استعمال میں لا جائے سکتا ہے؟
- کیا سبھی مضامین کو طالب علم مرکوز تدریسیات سے پڑایا جاسکتا ہے؟

درسیات (Curriculum)

ہم میں سے ہر شخص کو اسکول میں پڑھنے کا تجربہ ہے۔ ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ اسکول میں طلباء و طالبات کی ہمہ جہت نشوونما کے لئے جو بھی سرگرمیاں ہوتی ہیں وہ سب نصاب کے ارد گرد ہیں گھومتی ہیں۔ سبھی طلباء و طالبات کو آموزشی عمل میں شامل کرنے، ان میں وقوفی اور انسانی قدریوں کو فروغ دینے، صنفی امتیاز کے خاتمے اور درسی کتب کی بہتر تدریس کے لیے سبھی متعلقات افراد کو نصاب اور نصاب کی تدریس کی بہتر فہم انتہائی لازمی امر ہے۔

وہ بنیادی حرکات جن سے درسیات کا تعین ہوتا ہے، ان میں آموزش کی نوعیت، سماجی اثر و سوخ اور مقبول نظریات کی بنیاد پر انسانی ترقی کا علم شامل ہے۔ اس کے علاوہ نصاب میں، کافی حد تک، سماجی تقاضوں اور سماجی امکنگوں، مضامین کے انتخاب اور مواد کی نوعیت کے علاوہ ان کی تنظیم اہمیت کی حامل ہے۔ نصاب بذات خود اتنا موثر ہوتا ہے کہ اس میں کایا پلٹ روپ ادا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس اندہ اور معلم استاد کی حیثیت

نصاب سے مراد طلباء میں مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے طے شدہ سرگرمیوں تدریسیں و آموزشی مواد، علم، مہارت اور رویوں کا فروغ ہے تاکہ طے شدہ مقاصد کو سمجھی جامہ پہنایا جا سکے۔ درسیات میں نصاب، درسی کتب، آموزشی و تدریسی مواد طریقہ تدریس، جائزہ، مواد کے انتخاب کا پیمانہ، طرفہائے تدریس کا انتخاب اور اندازہ قدر اعین تدریس شامل ہیں۔ مزید مطالعہ کے لیے کونسل کے پوزیشن Curriculum Syllabus پر مبنی و Textbooks کریں

سے ہم جانتے ہیں کہ کچھ ایسے پہلو ہوتے ہیں جنہیں اسکولوں میں غیر رسمی طور پر پڑھایا جاتا ہے انھیں مخفی درسیات کہا جاتا ہے۔

مخفی درسیات (Hidden Curriculum) میں وہ برداشت، تناظر اور رویے شامل ہیں جو طلباء طالبات اسکولی تعلیم کے دوران حاصل کرتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مخفی درسیات کو طلباء طالبات اپنا لیتے ہیں خواہ وہ رسمی طور پر اسکول کی تعلیم کا حصہ ہو یا نہ ہو۔

نصاب (Syllabus)

نصاب میں جماعت اور مضمون کے انتبار سے مقررہ سال یا سسٹر میں پڑھائے جانے والے موضوعات کی ایک فہرست ہوتی ہے جو الگ الگ یوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں وقت کی تحدید بھی ہوتی ہے جس کے مطابق ایک مقررہ وقت میں اس کو مکمل کرنا ہوتا ہے۔ نصاب میں اندازہ قدر اور گریدنگ کی تفصیلات بھی ہوتی ہیں۔ یہ نصاب ایسی دستاویز ہے جس میں کورس کے بارے میں معلومات ہوتی ہے اور اس سے متعلق توقعات اور ذمے دار یوں کی وضاحت بھی ہوتی ہے۔ اس میں کسی کورس کے بنیادی عناصر کا خاکہ پیش کرنے کے ساتھ پڑھائے جانے والے مضامین، تفہیضات اور جانچ کی تفصیلات کے ساتھ اس میں عام طور پر ہفتہ وار شیڈ یوں بھی شامل ہوتا ہے۔ نصاب ہی آموزشی ماحصل، اندازہ قدر، تدریسی مواد اور تدریسی حکمت عملی کے درمیان ایک رابطہ پیدا کرتا ہے۔ یہ طلباء طالبات کی آموزش کے لیے کورس کی اور کورس کی تنظیم پر بھی توجہ دیتا ہے۔ ایک تعلیمی نصاب کے چار بنیادی عناصر ہیں: (i) موضوعات اور سوالات (ii) مقاصد (iii) مجوزہ سرگرمیاں اور (iv) وسائل اور استاد کے لیے نوٹس۔

درسی کتب (Textbooks)

درسی کتب میں نصاب میں دیئے گئے موضوعات اور عنوانات پر م vad ہوتا ہے۔ درسی کتب، خواہ شائع شدہ ہوں یا ذمہ بھیں، سبھی طلباء طالبات کے لیے آموزش کا ایک اہم وسیلہ ہوتی ہیں۔ ان درسی کتب کو طالب علم دوست اور قومی درسیات کے خاکے کے مطابق ہونا چاہیے۔

طالب علم دوست درسی کتب کی خصوصیات

- درسی کتب کو تقاضا ہونا چاہیے جن میں معلومات کم اور سرگرمیاں زیادہ ہوں۔
- طالب علم کے اپنے خیالات کے اظہار اور علم کی تشكیل کے لیے موافق ہوں۔
- ملک کے تنوع کا احاطہ کرتا ہو۔
- آئینی اقدار کے تین وفاداری کا اظہار ہو۔



- صنف اور شمولیت وغیرہ جیسے سماجی مسائل کے لیے موقع موجود ہوں۔
- کام کے موقع فراہم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
- آئی سی ٹی کے لیے موقع فراہم کرنے کی کوشش کی جائے۔
- تعین قدر درسی کتاب کا جز ہو۔
- متن کو آسان زبان میں پیش کیا گیا ہو۔
- آرٹس، صحت اور جسمانی تعلیم کو بھی شامل کیا گیا ہو۔

اسکول میں کتب خانے کا کردار (Role of Library in Schools)

قومی درسیات کا خاکہ 2005ء اسکول میں کتب خانے کو ایک ایسا دانشورانہ مقام قرار دیتا ہے جہاں اساتذہ، طلباء و طالبات اور سماج کے لوگ اپنے علم اور اپنی فکر کو وسعت دینے کے لیے وسائل حاصل کر سکیں۔ اسکول کے کتب خانے ایک ایسا مرکز ہوں جہاں اسکول سے متعلق سبھی مضامین کی آموزش کا مواد دستیاب ہو۔ معلم استاد برسوں سے جس بات کو کہتے آئے ہیں وہ بات اب تحقیقات سے بھی ثابت ہو گئی ہے کہ بچوں کا جتنا زیادہ لگاؤ کتابوں سے ہو گا، اتنے ہی اچھے وہ قاری بھی بنیں گے۔ اساتذہ بچوں کی قرات کی کارکردگی کو ان کے سامنے بلند آواز میں پڑھ کر، اچھی کتابوں کی رہنمائی کر کے اور کتب خانے کا مفید اور زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے بہتر بناسکتے ہیں۔ اساتذہ طلباء کو اس جانب راغب بھی کر سکتے ہیں کہ وہ درسی کتب سے آگے بڑھ کر علم کے دیگر وسائل کی کھوچ کر کے ان تک رسائی حاصل کریں۔ آج کے دور میں بچوں کے کتب خانوں میں ادب اطفال صرف قصہ کہانی کی کتابوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں بہت ترقی ہوئی ہے اور اب بچوں کے افسانے، بچوں کے اخبار اور بچوں کے ناول اور اشعار کا بہت بڑا ذخیرہ ادب اطفال میں مہیا ہے۔ کتب خانے بچوں کی آموزش اور ان کے علم میں اضافہ کرنے اور اس میں پختگی لانے میں بچپن سے جوانی تک بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اساتذہ کے لیے بھی علم کا ایک اہم ذخیرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسکولی کتب خانے علاحدہ کمرہ یا ہال یا الگ کلاس میں ہی چلائے جاسکتے ہیں۔ یہ اسکول انتظامیہ کی صوابدید پر منحصر ہے۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ بچوں کے کتابوں کے ساتھ تعامل کو کس طرح یقینی اور کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔ اس بات کی بھی تجویز پیش کی گئی ہیں کہ صوبوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوط کے تناظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے اسکول کے پنپل صاحبان اور اساتذہ کے لیے کتب خانوں کو چلانے سے متعلق بنیادی ہدایات پر مشتمل ایسی ای آرٹی اور ایس آئی ای کے ذریعہ ایک ماڈیول تیار کیا جا سکتا ہے۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

- اپنے کلاس کا کوئی ایسا تدریسی تحریب پیش کیجئے جس میں درسی کتب سے آگے بڑھ کر آپ نے تدریس کی ہو۔ اس طرح کے

- تجربات میں بچوں کی آموزش اور درس و تدریس کے عمل میں ان کی شراکت کے حوالے سے آپ کے کیا خیالات ہیں۔
- کتب خانے اسکولی تعلیم کا ایک اہم جز ہیں لیکن عام طور پر انھیں محض کتابوں سے پہلے ایک جگہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیجئے کہ آپ کتب خانے کو بہت زیادہ فعال اور سرگرم کس طرح بنائیں گے۔

آموزشی حاصل (Learning Outcomes)

استعداد (Competency) بہت سی قابلیتوں کا مجموعہ ہے جس میں عزم، علم اور یادداشت نیز مہارتیں شامل ہیں، جو ایک بچے کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ کسی صورت حال سے نمٹ سکیں۔ استعداد و افر علم اور مہارتوں پر دلالت کرتی ہے جو ایک فرد کو مختلف صورت حال کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتی ہیں۔

این سی ای آرٹی نے حالیہ دنوں میں آموزشی حاصل تشكیل دیے ہیں جو آموزشی مواد کے راستے کی بنیاد پر اندازہ قدر کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ یہ آموزشی حاصل علم اور صلاحیت (competency) پر منی جائزے کی حوصلہ افزائی کرنے کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور پورے نظام تعلیم کو سمجھنے میں مدد مہیا کرتے ہیں کہ ایک مخصوص جماعت اور ایک مخصوص مدت میں طلباء طالبات علم، مہارت، روایہ اور سماجی و ذاتی تبدیلیوں کا حصول کس طبقہ تک کر پائیں گے۔ آموزشی حاصل وہ بیان یا وہ جملے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ سال کے آخر تک کسی کورس کو پڑھنے کے بعد کسی مخصوص جماعت کے طلباء میں علم اور مہارت کا کس طبقہ تک حصول ہوگا اور آموزشی عمل میں اساتذہ کس طرح تدریس کے کن طریقوں کا استعمال کریں گے جن سے آموزشی حاصل کا حصول ممکن ہو۔ یہ آموزشی حاصل عمل پر بنی (process based) ہوتے ہیں اور اس میں طلباء طالبات کی پیش رفت کی ایسی جانچ کے موقع موجود ہیں جن سے کمیتی (quantitative) اور کیفیتی (qualitative) دونوں طرح کے اندازہ قدر کے ساتھ طلباء کی جمیعی کارکردگی اور پیش رفت کا احاطہ کیا جاسکے۔ ماحولیاتی مطالعے کے دو آموزشی حاصل کو مثال کے طور پر یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

- طالب علم مختلف عمر کے لوگوں، جانوروں اور پندوں کی غذائی ضروریات، کھانے اور پانی کی دستیابی، گھر اور اطراف میں پانی کے استعمال کو بیان کر سکتا ہے۔
- طالب علم گھر کے افراد کے رول، ان کے اثرات (خصالیں/ خصوصیات، عادات و اطوار، روشنی) اور گھر کے افراد کے ایک ساتھ رہنے کی ضرورت کو زبانی/ تحریری نیز دیگر دوسرے طریقوں سے بیان کر سکتا ہے۔ مندرجہ بالا آموزشی حاصل کے اکتساب کے لیے طلباء طالبات کو علاحدہ علاحدہ گروپ بنائ کر کام کرنے کے موقع فراہم کئے جائیں اور انھیں آس پاس کی کھونج اور مشاہدہ کرنے میں لگایا جائے۔ اور ان سے اپنے مشاہدات کو زبانی، تحریری، ڈرائیگ اور اشاروں کنایوں سے ریکارڈ کرنے اور اس کا اظہار کرنے کے لیے کہا جائے۔ طلباء کو اس کی اجازت دی جائے کہ وہ بڑوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کر سکیں، مختلف مقامات کا مشاہدہ کر سکیں، اپنے پسندیدہ موضوعات پر معلومات حاصل کر سکیں اور اس پورے عمل سے دریافت کردہ تائی پر گروپ میں بحث و مباحثہ کر سکیں۔

اپیکنٹری سطح پر آموزشی حاصل سے مراد سبھی طلباء بیشمول خصوصی ضرورت والے زمرے کے بچوں

(CWSN) اور حاشیہ پر رہنے والے بچوں کو موزٹر آموزش کے موقع فراہم کرنا ہے۔ ان آموزشی ماحصل کو نصاب کے الگ الگ مضامین کے اعتبار سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ آموزشی ماحصل نصاب سے وابستہ تو قعات اور سمجھی طلباء بثمول خصوصی ضرورت کے زمرے میں آنے والے طلباء کے لیے اختیار کیے گئے طریقہ تدریس اور تدریسی عمل سے مر بوٹ ہیں۔ پسمندہ طبقات اور حاشیہ پر رہنے والے طلباء کے لیے مندرجہ ذیل الترامات ہیں:

- آموزشی عمل میں ان کی شرکت کو یقینی بنائیں اور دوسرے بچوں کی طرح آموزش کی پیش رفت میں ان کی مدد کریں۔ بچوں میں تقابل سے گریز کریں۔
- انفرادی ضرورت کے مطابق آموزشی ماحصل اور نصاب میں ترمیم کریں۔
- الگ الگ مواد والے مضامین سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے سرگرمیوں کو ترتیب دیں۔
- طالب علم کی آموزشی سطح اور عمر کے مطابق قابل رسائی متن اور امدادی سامان تک رسائی۔
- جماعت میں روشنی وغیرہ کا نظم۔
- تدریس کے لیے معلوماتی اور مواصلاتی ٹکنالوژی (ICT)، ویڈیو، پروجکٹر اور ڈیجیٹل آموزش کے وسائل کی اضافی فراہمی کا انتظام۔
- ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنے والی امدادی اشیا (وہیں چیر، بیساکھی چھڑی)، سننے کے آلات، بصری اور غیر بصری آلات (ٹیلی فریم، کنٹی سکھانے کا فریم وغیرہ)۔
- خصوصی ضرورت والے زمرے کے بچوں کی صلاحیت اور ان کی کمزوریوں کے بارے میں دوسرے بچوں میں حساسیت پیدا کرنا۔
- کامیاب اندازہ قدر کے لیے اضافی وقت اور مناسب ذرائع کا استعمال۔
- بچے کی مادری زبان اور اس کے سماجی و ثقافتی منظر نامے کا احترام کرنا (مثلًا رسم و رواج اور دستور وغیرہ)۔

سمجھی بچوں کے آموزشی ماحصل کے حصوں کے لیے اپنائے جانے والے تدریسی طریقے شمولیاتی کلاس روم اور اساتذہ کا کردار

اس باب کے تقدیدی تجزیہ کی بھی اشد ضرورت ہے کہ موجودہ اسکولوں کا تعلیمی نظام، جس میں خصوصی ضرورت والے زمرے کے بچے اور حاشیہ پر رہنے والے بچے بھی شامل ہیں سمجھی کو ایک منظم اور مرکزی دھارے کی عدمہ اور معیاری تعلیم مہیا کرانے میں کیوں ناکام ہے۔ موجودہ اسکولی نظام میں اسکولوں کے پاس کون سے وسائل دستیاب ہیں اور مقامی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے آموزشی و تدریسی عمل میں کیا اختراعی طریقے اپنائے جاتے ہیں نیز آموزش تک رسائی اور آموزشی عمل کی شرکت میں کیا چیزیں حائل ہیں۔ نیچے دی گئی کہانی جانوروں کا اسکول، کا انفرادی

اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اختلاف اور تنوع کو کس طرح ختم کیا جائے بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ تنوع اور اختلاف کو کس طرح کیجا اور متعدد کھاجائے۔
رویندر ناتھ میگر

مطالعہ کیجئے۔ کہانی کے بعد جو سوالات پوچھے گئے ہیں ان کے بارے میں پوری جماعت میں اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔

اسامنہ کو یہ امر مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ موثر اور شمولیاتی تعلیم سمجھی بچوں کے لیے بہتر ہوتی ہے۔ یہ بچوں کی خوبیوں اور خامیوں پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ آموزش کی انفرادی ضرورتوں پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے۔ متوقع آموزشی حاصل کے حصول کی غرض سے طلباء کو موثر آموزش کے موقع فراہم کرنے کے لیے لازمی ہے کہ اخراجیت (exclusivity) سے شمولیت (inclusivity) کی طرف اہم پیش رفت ہو۔ اس کے لیے ہمیں نہ صرف طلباء کے شفافیتی تنوع کوڑہن میں رکھنا ہوگا بلکہ اسکول کی تعلیم میں ان کی کامیابی کے حصول کے لیے سماجی، معاشی پس منظر کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی، نفسیاتی اور ذہنی خصوصیات کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا (قوی درسیات کا خاکہ 2005)۔

جانوروں کا اسکول: تجویز کے لئے ایک کہانی²

ایک بار کی بات ہے، جنگلی جانوروں نے سوچا کہ ”نئی دنیا“ کے مسائل کے حل کے لیے انھیں کوئی کارنامہ انجام دینا چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے ایک اسکول قائم کیا۔

- انھوں نے سرگرمی پرمنی درسیات کو اپنایا جس میں دوڑنا، چڑھنا، تیرا کی اور اڑنا شامل تھا۔

- درسیات کے نظم کو آسان بنانے کی غرض سے سمجھی جانوروں نے سمجھی مضامین لے لیے۔

- لٹختی اکی میں بہترین تھی، بلکہ وہ اپنے ہدایت کار سے بھی بہتر تھی۔ لیکن اڑنے میں اسے صرف پاس ہونے بھر کے گریڈ حاصل ہوئے جبکہ دوڑ میں وہ بہت کمزور تھی۔ چونکہ وہ دوڑ میں کمزور تھی، اس لیے اس کو اسکول وقت کے بعد رکنا تھا۔ تیرا کی کوچھ بڑوڑ کی مشق کرنی تھی۔

- یہ عمل جاری رکھا گیا یہاں تک کہ اس کے پیرسل رکڑ کی وجہ سے گھس گئے تھے اور تیرا کی میں بھی اوستردہ گئی تھی۔ اسکول میں معتدل کارکردگی قبل قبول تھی، اس لیے کسی کو اس بات کی فکر نہیں ہوئی سوائے بیٹھ کے۔

- خراگوش دوڑ نے میں سب سے آگے تھا لیکن تیرا کی میں بہت زیادہ محنت کی وجہ سے اس کے اعصاب جواب دے گئے۔

- گلہری چڑھنے میں بہت اچھی تھی لیکن چڑھنے میں اس کی دلچسپی اس وقت ختم ہو گئی جب اس کے استاد نے اسے پیڑ سے اترنے کے بجائے زمین سے بلندی پر چڑھانا شروع کیا۔ اس سے بہت محنت کرائی گئی اور اس کے باوجود چڑھنے میں اسے سُسی، گریدلا اور دوڑ نے میں ڈی، گریڈ۔

- عقاب مسائل پیدا کرنے والا بچہ (problem child) تھا اور اس کوئی نظم و ضبط کا پابند بنایا جا رہا تھا۔ چڑھنے میں وہ سب کو چھاڑ کر سب سے پہلے اور پہنچتا تھا لیکن وہ اس پر مضر تھا کہ اسے اپنے طریقے سے اوپر چڑھنے کی آزادی دی جائے۔

2۔ یہ قصہ جارج ریویس (George Reavis) کی ”جانوروں کے اسکول“ (The Animal School) سے مخوذ ہے۔ اسے انھوں نے اس دوران لکھا تھا جب وہ سنٹائنی اسکولوں کے سپرینڈنٹ تھے۔

- سال کے آخر میں، ایک بے ہنگام بام مچھلی کو کامیاب اور فاتح قرار دیا گیا۔ وہ تیزی سے تیرستی تھی اور دوڑ بھی سکتی تھی۔ تھوڑا تھوڑا چھڑھ اور اڑ بھی سکتی تھی۔
- کتوں کا پورا اگروہ اسکول سے نہ صرف دورہ بلکہ انتظامیہ سے ان کی اس بات پر تکرار بھی ہوئی کہ کھودنے اور بھونٹنے کو اسکول کے نصاب میں کیوں شامل نہیں کیا گیا۔

ورک شیٹ

مندرجہ ذیل پر خیالات کا تبادلہ کیجیے۔

- سبھی جانوروں نے یکساں مضمایں کیوں لیے؟ کیا ان سب کو فائدہ ہوا؟
- سبھی مضمایں میں اوسط (average) ہونا اسکول انتظامیہ کے نزدیک قابل قبول تھا۔ کیا یہ سبھی جانوروں کے حق میں گیا؟
- آپ اپیسا کیوں سوچتے ہیں کہ گلہری کو پیڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف اڑنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟
- عقاب کو ایک مسئلہ پیدا کرنے والا چرخ (problem child) کیوں سمجھا گیا؟
- آپ کے خیال میں کتنے اسکول کے نصاب میں کھودنے اور بھونٹنے کو مضمایں کے طور پر کیوں شامل کروانا چاہتے تھے؟

اسکولوں کو جانبداری، دردناک سزا، حضنی استھان، پریشان/ ہر اسال کئے جانے وغیرہ سے بے خوف ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی اساتذہ کو اس طرح اپنے آموزشی کام کے منصوبے اور تدریسیات کے ایسے طریقے اپنانے چاہئیں جن میں سبھی طلباء یکساں طور پر شریک ہو سکیں۔ کلاس کا ماحول ایسا ہونا چاہیے جہاں طلباء خوف، تہائی اور اکتاہرث کے بجائے خوش ہوں اور خود کو حالت سکون میں محسوس کریں۔ بچوں کو دیے گئے تعلیم کے نبیادی حقوق کی بحالی کے لیے سبھی طلباء کی آموزش کی خاطر محفوظ اور شمولیاتی ماحول کی فضای قائم کرنا لازمی ہے۔

ہر بچے کو اس کا حق حاصل ہے کہ کمینوٹی اسکول میں جانے کے لیے اس کی مدد کی جائے، اساتذہ اور ساتھیوں کی طرف سے ان کا خیر مقدم کیا جائے اور ان کو اپنے ساتھ تدریسی و آموزشی عمل میں شامل کیا جائے۔ مطالعات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسکولی تعلیم میں شمولیاتی تعلیم طلباء کے مختلف زمروں کو الگ الگ کر کے پڑھانے کے مقابلے سماجی اور علمی طور پر پر زیادہ موثر ہوتی ہے اور لگت کے مقابلے میں بہت زیادہ نفع بخش بھی ہوتی ہے۔ جب طلباء طالبات کی تدریسیں ان کے پس منظر اور ان کی آموزشی ضروریات سے قطعی نظر ایک ساتھ کی جاتی ہے تو اس سے سبھی کو فائدہ پہنچتا ہے اور یہی شمولیاتی تعلیم کا اصل مقصد ہے۔ اسکولوں اور اساتذہ کو پورے استھان کے ساتھ اس کی ذمے داری رکھنی چاہیے کہ طلباء کو یکساں طور پر معیاری تدریسیں اور آموزش کے موقع فراہم کیے جائیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب آموزشی حاصل کے حصول میں کوئی کمی نظر آئے تو اساتذہ کو کہیں نہ کہیں اپنی تدریسیں میں ہوئی کوتاہیوں کو بھی زیر غور لانا چاہئے اور اس کی ذمے داری صرف طلباء پر عائد نہیں کر دینی چاہیے۔ ہمارے سامنے یہ نکتہ رہنا چاہیے کہ ہم صرف شمولیاتی اسکول نہیں بنارہے ہیں بلکہ شمولیاتی معاشرے کی بھی تشکیل کر رہے ہیں۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

- پچھر گیو راسکولی نظام میں کیوں تعلیم حاصل کریں؟ کیا آپ اس کے دوسرے وجہات کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟
- چھوٹے چھوٹے گروپ بنائے کروپ پر بحث کیجئے کہ سبھی بچوں کو ایک ساتھ پڑھانے سے شمولیاتی معاشرے کی تکمیل میں کیسے مدد اور مدد کی جائے ہے؟

اساتذہ کبھی بھی اپنے ذاتی تجربات اور غیر رسمی یا رسمی سماجی تعامل کے نتیجے میں بلا ارادہ صنف پرمنی رویے اپنالیتے ہیں۔ اس لئے سبھی اساتذہ کے لئے لازمی ہے کہ جب وہ کلاس روم میں داخل ہوں تو خود ساختہ تعصباً اور امتیاز سے پاک ہو کر جائیں۔ درج فہرست ذات اور درج فہرست قابل سے تعلق رکھنے والی طالبات خصوصاً اور دیگر طالبات عموماً خود کو آموزشی ماحول سے کٹا ہوا محسوس کرتی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ ان میں مواد مضمون سے مطابقت پیدا کرنے کی صلاحیت کا فقدان، درسی کتابوں میں لڑکیوں کی غلط شبیہ اور خواتین کو اتفاقی کردار بجہہ مردوں کو ممتاز اور فعال کردائیں پیش کیا جانا شامل ہے۔ اسی کے ساتھ اسکول اور اساتذہ کے ذریعہ لڑکیوں میں ان کے روں کا تعین کرنے اور سرگرمیوں میں امتیازی سلوک کا رویہ اپنانے اور لڑکیوں کے لئے ناشائستہ زبان کا استعمال کرنے جیسی بہت سی وجہات ہیں جن کی وجہ سے وہ اسکول کے آموزشی ماحول کو نہیں اپنا پاتیں۔ اس طرح کے رویے سے لڑکیوں میں خود اپنے اندر حقارت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ خود کو الگ تھللگ محسوس کرتی ہیں اور نتیجتاً کلاس روم کی سرگرمیوں میں ان کی شرکت متاثر ہوتی ہے۔ اس صورت حال میں استاد بہت ہی بامعنی کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس کے خاتمے کے لیے استاد کو چاہیئے کہ تدریسی و آموزشی عمل کو تقاضاً اور شرائیت پرمنی بنا یا جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ لڑکیاں آموزشی عمل میں شریک ہوں۔ اس کے لیے اساتذہ کو سب سے پہلے اسکول کی سبھی سرگرمیوں میں صفائی فرق کی نشاندہی کرنی چاہیے اور نہ صرف کلاس روم میں بلکہ کلاس روم کے باہر بھی اس کے تدارک کے لیے ایک جامع لائچی عمل وضع کر کے اس کا نفاذ کرنا چاہیے۔ اس طرح کی کوشش سے کلاس روم میں ایک ایسا ماحول تیار ہوگا جہاں طلباء شمول طالبات اپنے تجربات کا ساجھا کر سکیں گے، رائج شدہ تعصباً اور غلط شبیہ کے خلاف سوال اٹھا سکیں گے اور بحث و مباحثہ کے ذریعہ اس کا حل تلاش کر سکیں گے۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

گروپ بنائے کروپ پر بحث کیجئے کہ اساتذہ صفائی شمولیت کا رویہ بچوں میں کس طرح فروغ دے سکتے ہیں۔

اساتذہ کی مہارتوں میں

تنوع کو قبول کرنا اور اس سے متعلق مسائل کو حل کرنا

- بچوں کے درمیان فرق کی شناخت کے لیے احساس پیدا کرنا: اس کے تحت سبھی بچوں، پشمول خصوصی

آموزشی حاصل اور شمولیاتی تعلیم



شمولیاتی تعلیم

- پچھر کے ذہن کے مطابق نظام تبدیل کیجئے۔
- بچوں میں ہنر اور فن پڑھنے کے لئے جانتے ہیں۔
- سبھی بچوں میں عیینہ کی صلاحیت ہوتی ہے۔
- مختلف صلاحتوں، نسلی جماعتوں، قدر، عمر، پس منظر اور صنف کا خیال رکھیے۔

شمولیاتی تعلیم اور آرپی ڈبلیوڈی ایکٹ 2016

حالیہ وضع شدہ 2016 RPWD Act (معدور افراد کے حقوق کا ایکٹ 2016) شمولیاتی تعلیم کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ایکٹ شمولیاتی تعلیم کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتا ہے، ”شمولیاتی تعلیم سے مراد ایک ایسا نظام تعلیم ہے جس میں معدور اور غیر معدور طبا و طالبات ایک ساتھ آموزش کرتے ہیں۔ اس میں مختلف طبا و طالبات کے عذر اور آموزشی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایسا آموزشی و تدریسی نظام اور لائچ عمل وضع کرنا ہے جس سے سب کی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔

(آرپی ڈبلیوڈی ایکٹ 2016 کی دفعہ 1- ایم)

- زمرے کے بچوں کی قابلیت، ان کی کمزوری، رجحان اور دلچسپی کا پچہ لگانا شامل ہے۔
- طلباء کے درمیان سماجی و ثقافتی، سماجی و معاشری اور جسمانی اختلافات کو تسلیم کرنا: اس میں بچے کی پروپری و پرداخت کے سماجی منظر نامے کی فہم، رسم و رواج کی فہم، ثقافتی سرگرمیوں کی فہم، بچے کے گھر، گھر کے ماحول اور محلے کی فہم شامل ہے۔
- اختلافات کی ستائش کرنا اور آموزشی عمل میں اس کو ایک وسیلے کے طور پر استعمال کرنا: اس کے تحت آموزشی عمل میں بچے کے علم اور مختلف تمازوں کا بطور وسیلہ استعمال کرنا شامل ہے۔
- مختلف آموزشی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہمدردانہ جذبہ رکھنا: اس کے تحت اس بات کا خیال رکھنا کہ مختلف بچے کن الگ الگ طریقوں سے سیکھ سکتے ہیں، اس میں آموزش کے مختلف اسالیب اور بچوں کے مناسب جوابات کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔
- طلباء کو مختلف اختیارات فراہم کرنے کے لیے وسائل کو استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا: اس کے تحت شائع شدہ اور ڈیجیٹل مواد، قرب و جوار میں دستیاب سنتی امدادی اشیاء، ان پارے، قرب و جوار میں کوئی آموزشی مقام اور معاون انسانی وسائل شامل ہیں۔
- آموزشی عمل میں مدد کے لئے ٹکنالوجی کا استعمال: اس کے تحت بہت سے اپس Apps مثلاً گوگل آرٹ اینڈ کلچر (google art and culture)، گوگل اسکائی (google sky)، گوگل ارٹھ (google earth) اور اسی طرح مضبوطین کے لئے مخصوص اپس شلاؤ جیو جیبرا (geogebra)، ٹکس آف میتھ اینڈ گوگل اسپیک (tux of math and Google speak) وغیرہ شامل ہیں۔
- بین شخصی تعلقات اور نرم مہارتیں: اس کے تحت سننے کی مہارت، جواب دینے کی مہارت، گفتگو شروع کرنے اور گفتگو قائم رکھنے کی مہارت، ثابت حوصلہ افزائی، ہاتھ بھاؤ اور حلیہ وغیرہ شامل ہیں۔

بحث و مباحثہ کے اہم نکات

- کیا آپ نے اپنی تدریس کے دوران تنوع سے متعلق مسائل کو حل کرنے میں ان مہارتوں کا استعمال کیا ہے؟
- اپنی کلاس میں سبھی طبا و طالبات کی یکساں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے آپ کن تدریسی مہارتوں کا استعمال کریں گے؟

صنfi حاسیت کی تعلیم

ہم سب اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ علم کی تکمیل کے حوالے سے صنف کا معاملہ تعلیم کے سبھی شعبوں میں ایک حساس معاملہ ہے اور علم کی تکمیل میں یہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اساتذہ کو اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ صنfi حاسیت کو تدریسی و آموزشی عمل سے مربوط کریں۔ بطور تحسیل کار اساتذہ پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ثابت رویہ اور تدریسی اقدامات کے ذریعہ طبا کو صنfi امتیاز اور گھسے پڑھے رویہ کو، جوانہوں نے سماجی عمل

سے سیکھیں ہیں ترک کرنے میں مدد دیں۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ تدریسی عمل، تدریسی مواد اور نصاب کے تناظر میں صرفی تعصب کے محرکات کی شاخت کریں۔ مواد مضمون میں مردوں اور عورتوں کے لئے کس طرح کے کرداروں، مثالوں اور تصویروں کو پیش کیا جا رہا ہے، نیز لسانی عصیت اور زندگی کے تمام شعبوں میں بشمول سیاسی، سماجی اور معاشی ترقی کے عمل میں خواتین کی شرکت کس حد تک ہے، اساتذہ کو اس کی کھوج میں کرنی چاہیے۔

مختلف مضامین (Disciplines) کی تدریس میں شمولیت کو فروغ

ذیل میں ”میں بطور طالب علم“، پرچھے بیانات دیے گئے ہیں۔ آپ ذاتی طور پر ان کا مطالعہ کیجیے اور بیانات کو مکمل کیجیے۔

درج ذیل جملوں کو آپ خود مکمل کیجیے:

1. میری آموزش کی رفتار اس وقت سست ہو جاتی ہے جب
2. میری آموزش کی رفتار اس وقت تیز ہو جاتی ہے جب
3. درسی کتب سے آموزش کرنا
4. گروپ میں آموزش کرنا
5. میری آموزش اس وقت بہت اچھی ہوتی ہے جب کوئی شخص
6. مجھے اس وقت آموزش سے خوش حاصل ہوتی ہے جب

اپنے جوابات ایک بڑے گروپ میں سا جھا کیجیے اور ان کے مابین موازنہ کیجیے اور آپس میں مریبوط کیجیے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ ہماری کامیاب آموزش کے لیے ہماری اپنی ترجیحات ہیں۔ مذکورہ بالامثلت اپنے طلباء سے بھی کرائیں تاکہ آپ ان کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اپنی تدریس میں کو اس کے مطابق ڈھال سکیں۔ آپ طلباء کو یہ اختیار دے سکتے ہیں کہ وہ جملوں کو تحریری طور پر مکمل کریں یا زبانی طور پر بیان کریں۔

زبانوں کی تدریس میں شمولیت (Inclusions in teaching of languages)

کچھ بچوں کو زبان کی آموزش میں کچھ مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ اس پر تابو پانے کے لیے اساتذہ کو مناسب تدریسی حکمت عملی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں درج ذیل امور شامل ہو سکتے ہیں۔

- ایسے تدریسی مواد کو شامل کریں جو زندگی کی اصل صورت حال سے متعلق ہو اور جس سے سبھی بچوں کو فائدہ

پہنچے۔

- اگر کسی علاقے میں کئی زبانوں کا استعمال ہو رہا ہو، تو وہاں اکثریتی زبان کے استعمال کو ترجیح دیں۔
- سبھی طلباء میں اشاراتی زبان (Sign language) اور بریل رسم الخط کے بارے میں بیداری اور حساسیت پیدا کریں۔
- بولی جانے والی زبان کے استعمال میں درپیش مشکلات کے حل کے لیے تبادل تریلی نظام وضع کریں تاکہ مشکلات کی وجہ سے ہونے والی کمی کا ازالہ کیا جاسکے۔
- جن طلباء کو لکھنے میں دشواری ہوان کے لیے اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (ICT) کا استعمال کریں۔
- بعض طلباء کو تحریری مواد میں وضاحت کی ضرورت پیش آ سکتی ہیں۔
- بصری اشیا اور طویل پیراگراف کی تفہیم میں ہر طالب علم پر توجہ دیں۔ بریل رسم الخط میں مواد کو پڑھنے کے لیے یادداشت اور امترزاج کی ضرورت پڑتی ہے اور اس میں مرکبات اور جملوں کی کلی فہم بیک وقت ممکن نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے ناپینا طلباء کو بریل رسم الخط میں مواد پڑھنے کے لیے اضافی وقت درکار ہوتا ہے۔
- ساعت سے محروم طلباء کو نئے الفاظ، الفاظ کے درمیان فرق کم کرنے اور ان الفاظ کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے جن کے کئی معانی ہوتے ہیں یا جزو معنی ہوتے ہیں۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیے اساتذہ اور دیگر متعلقہ عملی کو ضرورت پر مبنی سمعی آلات مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔
- جملوں کی تشكیل کے لیے طلباء کو صحیح نحوی، صرفی اور معنوی مواد کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں کچھ طلباء کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح ماضی، حال، مستقبل، لازم و متعدد، معروف و مجهول، استفہامی، انکاری وغیرہ جملے سمجھنے میں بھی بعض طلباء کو دشواری پیش آ سکتی ہے۔ اساتذہ کو اس کے لیے جملوں کی ساخت تشكیل دینے، خیالات اور نظریات کو مر بوٹ کرنے، خیالات کو منظم کرنے اور جملے بنانے کی مہارت پیدا کرنے کے لیے طلباء پر محنت کی ضرورت ہے۔
- ہنچی طور پر کمزور بچوں کے ساتھ کام کرنے والوں کو چاہیے کہ اس طرح کے طلباء کی درج ذیل امور میں معاونت کریں۔ بولنے کی مہارت (سننے اور خیالات کا اظہار کرنے کے لیے)، طرز تکلم اور لب ولہجے سے واقفیت (سلامت کے ساتھ درست تلفظ اور آواز کے زیر و بم کے ساتھ مر بوٹ گفتگو کرنے کے لیے)،

پڑھنے کی مہارت (الفاظ کی شناخت، یادداشت، اور صوتیاتی واقفیت نیز درست معنی کے مفہوم کے لیے ڈیکو ڈنگ نظام سے واقفیت کے لیے)۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے طلباء آموزش کے دوران کچھ الفاظ کو چھوڑ دیں، ان کا صحیح استعمال ان کے ذہن سے نکل جائے، ایک لفظ کی جگہ غلطی سے دوسرا لفظ سمجھ لیں اور الفاظ کے استعاراتی معنی سمجھنے میں دشواری محسوس کریں (محاورے، استعارے، تشبیہ، مجاز وغیرہ)

- زبان کی فہم (معنی، جملوں کی ساخت، مختلف معانی اور نظریات کے لیے لفظوں کا استعمال) خصوصاً جب اس کی تدریس میں عجلت سے کام لیا جائے تو کلاس نوٹس لینے میں دشواریاں آسکتی ہیں۔ اساتذہ کو یہ ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ کچھ طلباء کو خیال منظم کرنے، الفاظ یا عبارت کو دہرانے، الفاظ کا درست تلفظ نکالنے، کہانی کو ترتیب دینے اور ایسی سرگرمیوں کو کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جن میں آنکھ اور ہاتھ کے درمیان ربط ہو اور ایسے ہی لکھنے کی مہارت (سمجھ میں نہ آنے والی دستی تحریر یا مستقل املا کی غلطیوں کے معاملے میں) میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے ان مشکلات کو حل کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

ریاضی کی تدریس میں شمولیت

ریاضی میں جوڑ، گھٹاؤ، ضرب اور تقسیم کے شمار کرنے اور جیو میٹری کی تدریس کے لیے اور زبان کو آسان بنانا کر پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آموزش تک رسائی کو آسان بنایا جاسکے۔ بار چارٹ، جدول اور گراف کی وضاحت کرنے میں بھی طلباء کو مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ کچھ طلباء کو ریاضی میں زبانی ہدایات کی وضاحت کے لیے بھی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مجرد اور کمیتی نظریات کی آموزش میں درپیش مشکلات کے حل کے لیے ICT کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- نابینا طلباء و طالبات کے ساتھ کام کرنے والے اساتذہ اور متعلقہ افراد کو چاہیے کہ وہ مکانی تصورات (Spatial Concepts) کی تشکیل میں ان طلباء و طالبات کی مدد کریں اور اس کے علاوہ ریاضی میں استعمال ہونے والی خصوصی علامات (Characters) اور ان سے ابعادی اشیا کے درمیان رشتہوں کی توضیح کریں جن کو دو ابعادی شکلوں میں تبدیل کرایا گیا ہو۔ اس طرح کے پچھے ریاضی کے مواد کی سمعی ریکارڈنگ کی وضاحت اور تفہیم (مثلاً ریاضی کی مساوات) میں دشواری محسوس کر سکتے ہیں اور ایسے ہی بریل رسم الخط میں ریاضی کو بیان کرنے اور ریاضی کے مواد کو بریل پر پڑھنے میں بھی دشواری محسوس کر سکتے ہیں۔ دشواری کی وجہ ریاضی میں مواد کی مکانی ترتیب، رنگوں کی کوڈنگ، نیمیتھ (Nemeth) یا دیگر ریاضی کی بریل کوڈنگ وغیرہ ہو سکتے ہیں۔

ساعت سے محروم طلباء کے ساتھ کام کرنے والے اساتذہ اور دیگر متعلقہ افراد کو چاہیے کہ ایسے طلباء کو درج ذیل معاملات میں امداد مہیا کریں: لسانی نشوونما میں تاخیر جس کی وجہ سے عام ذخیرہ الفاظ اور ریاضی کے تکنیکی ذخیرہ الفاظ (مثلاً لفظ مقلوب (Reciprocal) اور خطی (Linear) میں کی ہو جاتی ہے اور ایسے ہی ریاضی کے مسائل کے حل میں الفاظ کی تعداد کا استعمال کئی معانی والے الفاظ کے درمیان فرق کی وضاحت چیزے کہ انٹرست (Interest), ٹیبل، کریڈٹ، ایگل، ریٹ، ولیوم، پاور پاوٹ وغیرہ۔ طلباء کا رد نگ یا تقریر کو پڑھتے وقت ریاضی کے الفاظ اور زبان کے الفاظ میں فرق کرنے میں دشواری محسوس کریں گے۔ (مثلاً Tens اور Sixteen اور Sixty وغیرہ) متعلقہ معلومات کے حصول کے لیے وقفي تکنیکوں کے محدود استعمال اور مسائل کے حل کے لیے اصولوں کی تقدیم میں بھی دشواریاں آسکتی ہیں۔

وقفي نقص (عمر کے لحاظ سے ذہنی نشوونما میں کمی) والے طلباء کو اعداد و شمار کو ترتیب وار کرنے، مرحلہ وار مسئلہ کو حل کرنے اور نتیجہ نکالنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ ریاضی کی تحسیب، اعداد کو لائٹنے، مسئلہ کو نظر کرنے اور حساب کے عمل میں استعمال کئے جانے والی علامات مثلاً + برائے × اور ترتیب کو پڑھنے میں ہونے والی دشواریاں بہت ہی واضح ہیں۔ الجبرا اور آئینچریس وغیرہ کی تفہیم میں بھی طلباء کو دشواریاں ہوتی ہیں۔ اسی کے ساتھ جیو میٹری میں مختلف اشکال اور سمت کی تفہیم میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ماحولیاتی علوم اور سائنس کی مدرسیں میں شمولیت

کمرہ جماعت کے اندر اور اسکول سے باہر کی جانے والی عملی سرگرمیوں اور تجربات میں بعض طلباء کو حرکت کرنے یا چلنے میں اور اپنی صلاحیت کو استعمال کرنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا ہو سکتا ہے جس کے لیے انھیں مدد و کار ہو گی۔ طلباء کے لیے اپنائی گئی یا متبادل سرگرمیوں، اشیائے امدادی، اطلاعاتی اور موافقانی تکنالوژی (ICT)، ساتھیوں یا بڑوں کی معاونت اور اضافی وقت وغیرہ سے استفادہ کر سکتے ہیں اور اپنے اس باقی میں بطور مدد و کار استعمال کر سکتے ہیں جن تک عموماً ان کی رسائی نہیں ہوتی۔

بینائی سے محروم یا کمی سے متاثر طلباء کے لیے کام کرنے والے اساتذہ اور متعلقہ لوگ چاک بورڈ پر بصری مواد، مظاہرہ، پیش کش، گرافیکس، ڈائلگراموں (Diagram)، تجربات، جسمانی تحفظ والی سرگرمیوں میں شمولیت، مجرد اور مشکل نظریات کی تفہیم کے ذریعہ ان طلباء و طالبات کو مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ ان کو اضافی وقت کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

ساعت کی کمی یا ساعت سے محروم طلباء و طالبات کو مجرد الفاظ (Abstract words) اور مجرد تصورات (Abstract Concepts) کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں مدد کا رہو گی۔ ضیائی تالیف،

مسکن (Habitat) اور خروعضویہ (Microorganism) کے تصور کو بصری آلات کی مدد کے بغیر سمجھنے میں مشکل آسکتی ہے۔ جو سائلی جہت (Dimension) سے متعلق ہیں، ان کی فہم میں بھی دشواری پیش آسکتی ہے مثلاً ان اشیا کے درمیان جو کثیر جہتی یا کثیر ابعادی ہوں موازنہ کرنا۔ مثال کے طور پر عدہ، سائز، شکل اور رنگ وغیرہ، مقابلہ ان اشیا کے جن میں صرف ایک نئی جہت یا بعدہ موٹال کے طور پر صرف سائز۔

- ہنی نقش یا کمی والے طبا و طالبات کو سائنس کی تینیکی زبان اور تصورات کے ما بین تعلق اور ربط کو با معنی طریقہ سے سمجھانے کے لیے سبق کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ (مثالاً قوت (force) اور دباؤ (pressure)۔ ایسے طبا و طالبات کی آموزش کے لیے مجرد تصورات (abstract concepts)، منصوبہ بندی، تنظیم، ترتیب اور عمومیت جیسی اصطلاحات کی فہم میں معاونت کی ضرورت پیش آئے گی۔ سائنسی تجربات کے دوران ساتھیوں کی مدد بہت ہی معاون ثابت ہوتی ہے۔

سماجی علوم کی تدریس میں شمولیت

ماحولیاتی سائنس اور سماجی علوم کے آموزشی حاصل کے حصول کے لیے بعض طبا و طالبات کو ریکارڈ شدہ ٹیپ، بولتی کتابوں (DAISY Books / talking books) کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے تاکہ وہ مواد یا مضمون کے متن تک رسائی حاصل کر سکیں۔ انھیں تحریری طور پر اپنے مافی انصمیر کی ادائیگی کے لیے دیگر تبادل طریقوں کی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مثلاً اطلاعاتی اور موافقی (ICT) یا زبانی اظہار وغیرہ۔ یہ طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ مضمون کا متن ایسی سرگرمی کے ذریعہ پڑھایا جائے جن کو وہ انجام دے سکیں۔ جغرافیائی تصورات اور ماحولیات کی تفہیم میں آموزش میں معاون اشیا کا استعمال کیا جائے خصوصاً بصری مواد کی تفہیم میں۔ گروپ میں کی گئی سرگرمیاں مثلاً پروجیکٹ اور آپسی معاونت سے تیار کیے گئے تفوییفات (Assignments) سمجھی طبا و طالبات کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ کمرہ جماعت کی سرگرمیوں میں سرگرم شرکت کریں ساتھ ہی دیگر وسائل مثلاً نقشے، بولتی کتابیں، سمعی و بصری اشیائے امدادی اور بریل رسم الخط کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- بینائی سے محروم طبا و طالبات کی تدریس میں جغرافیائی اصطلاحات و نظریات: مثلاً عرض البلد (Latitude)، جہات اور گراف نیز بصری بیانیے جیسے کہ نقشہ، گراف، پینینگ، کشیدہ کاری، آثار قدیمہ کے مطالعہ کے لیے مستعمل اصطلاحات کی وضاحت بہت ہی منظم اور مختاط انداز میں کرنے کی ضرورت ہے۔

- ایسے بچوں کو ماحولیات اور زمین، موسم، نباتات، جمادات، جنگلاتی زندگی کے وسائل کی تقسیم اور خدمات کے مشاہدے کے لیے بھی مدد کی ضرورت پیش آئے گی۔ حوالہ جاتی مواد مثلاً تلفظ کے لیے تیار کردہ

فہرستیں، مطالعاتی سوالات (Study Questions)، اہم قابل مس مواد کی شکل، تیار شدہ فارمیٹ اور ازسر نوموازنے کرنے کی شکل میں وضع کر کے دستیاب کرائی جاسکتی ہیں۔

- ساعت سے محروم طلباء طالبات کو اصطلاحات / تکنیکی اصطلاحات، مجرد تصورات، سبب اور مسبب کے درمیان تعلق اور واقعیتی ترتیب کی فہم کے لیے مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ تاریخ اور منیت (Civics) کی تجھیم کتاب میں اور بھاری بھر کم مواد کوچھی طرح سمجھ لیتے ہیں اور اس سے استنباط و استخراج بھی بخوبی کر لیتے ہیں۔
- ایسے بچوں کو جن کا قوفی عمل سوت ہو، بیانیہ خاکے، چارٹ، خاکے اور نقشے سمجھنے میں مشکل پڑتی ہے۔ جب طلباء کو پڑھنے میں دشواری پڑتی ہے تو اس کے لیے طویل عبارت سے مطلوبہ معلومات اخذ کرنا بہت بڑا چالینج ہے۔ استاد کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ واقعات کی ترتیب، یادداشت، ان کا باہمی ربط، تعمیم (Generalization) اور درستی کتب کا خارجی ماحول سے ربط پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے۔ کچھ طلباء طالبات میں مجرد تصورات کی فہم کی صلاحیت بہت ہی محدود ہوتی ہے۔

شمولیاتی ماحول کا جائزہ (Assessment for Inclusive Education)

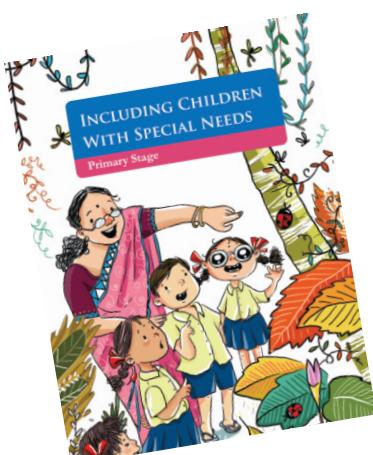
گزشتہ صفحات میں ہم نے اس سے بحث کی تھی کہ مختلف آموزشی ضروریات کے حامل بچوں کے لیے کس طرح شمولیاتی اور سازگار ماحول تشكیل دیا جائے، اس سیکشن میں ہم شمولیاتی ماحول میں اندازہ تدریس (Assessment) کے نفاذ کے ساتھ ساتھ آپ کو اس جانب راغب کریں گے کہ شمولیاتی اندازہ قدر کے لیے کس طرح نئے طریقے اور حکمت عملیاں تشكیل دیں۔ تدریسی منصوبہ بندی کے دوران یہ بات آپ کے مد نظر رکھنی چاہیے کہ اندازہ قدر کا عمل پورے سبق کی تدریس کے دوران جاری رہتا ہے۔ اس سے آپ کو مختلف مضامین کی تدریس کے لیے باہم نکات کی شناخت کرنے میں مدد ملے گی۔ سبق کی تدریس کامل کرنے کے بعد اندازہ قدر کرنے پر آپ کو اس کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی تدریس کس حد تک کامیاب رہی اور تدریسی مقاصد کا حصول کس حد تک ممکن ہو سکا۔

تو می دریافت کا خاکہ: 2015 کے مطابق تین قدر کا ہر گزی یہ مقصود ہیں ہے کہ

- طلباء خوف کی وجہ سے پڑھنے پر مجبور ہوں۔
- طلباء کی شناخت اپنے طالب علم، ذہین طالب علم، یاد شواری پیدا کرنے والے طالب علم کے طور پر کی جائے۔ اس طرح کی زمرة بندی بچوں کو علاحدگی پسند بناتی ہے۔ آموزش کی پوری ذمہ داری طلباء پر عائد کرتی ہے اور درست طریقہ تدریس کے اصل مقصد سے چشم بوٹی کرتی ہے۔
- مختلف صلاحیتوں کے حامل بچوں کے کمرہ جماعت میں اس بات کی کوشش کی جائے کہ ایک سوال کے مختلف جوابات آئیں۔ سوال کے ذریعے ایک واضح پیغام جائے، مناسب موقع پر توقف کیا جائے اور



Barkhaa — a reading series



سوال کا جواب دینے کے لیے ان کو ضرورت کے مطابق وقت بھی دیا جائے۔ ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ مواد مضمون کی وضاحت کے لیے کی جانے والے سرگرمیوں کو اندازہ قدر کے لیے دوبارہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- جوابات کو منتخب کرنے میں لپک اپنا میں مثلاً یادداشت یا صحیح جواب کو رنگ کرنے، کاٹنے اور چسپاں کرنے، ملانے، غیر متعلق کو خارج کرنے (odd one out) کے بجائے اگر بچہ شناخت کرنے اور خصوصیت کو پہچاننے کی طرف دلچسپی دکھاتا ہے تو اس میں اس کو موقع دیں۔ مثال کے طور پر:
- جن جوابات میں سماعت کے عمل کی ضرورت ہے، ان میں طلباء سے ایسے جوابات حاصل کر لیں جو یک جزوی ہوں۔
- درسی کتب میں دی گئی حروف کی مشقتوں سے حروف کو الگ الگ کر دیں اور حروف تکمیل کی کھوج کے بجائے طلباء کو اس کا موقع دیں کہ وہ حروف کی شکل اور اس کی ساخت پر گھرائی سے توجہ دیں۔
- جن بچوں کو بولے میں دشواری کا سامنا ہوتا ہے اور حروف دیر میں ادا ہوتے ہیں، ان کو اس کا موقع دیا جائے کہ وہ آموزش کے مظاہرے کے لیے تصاویر اور نقش کا استعمال کریں، بچوں کو اس کا موقع دیں کہ وہ اپنی آموزش کے مظاہرے کے لیے تصاویر کی پیشکش کر سکیں۔
- قواعد کے اصول کے مطابق درست جملہ بنانے کے لیے الفاظ کا رڈ (Word Card) فلیش کارڈ، تصاویر اور دیگر اشیائے امدادی کا استعمال کریں تاکہ بچے کے دماغ میں ثبت ہو جانے والے جوابات حاصل کر سکیں نہ صرف لفظی اور تحریری جواب۔ مثال کے طور پر بچوں سے کہیں کہ جب آپ کسی جانور کے بارے میں پڑھائیں تو بچے اس جانور کا فلیش کارڈ اٹھائیں۔ جوابات جانچنے اور الفاظ یا جملے ملانے (Match) کے عمل کو اصل اشیاء کھا کر پڑھائیں۔ اس سے آموزش موثر ہوگی۔

تبادلہ خیال کے نکات

- آپ اسکول کو مزید شمولیاتی کس طرح بنائیں گے؟
- شمولیاتی تعلیم طلباء کو اپنے اہل خانہ اور سماج کے ساتھ رہنے میں کس طرح مدد کرتی ہے؟
- سمجھ کے لیے معیاری تعلیم تک رسائی میں شمولیاتی انداز نظر طریقہ تدریس کو بہتر بنانے میں کس حد تک مدد کرتا ہے۔

حاصل

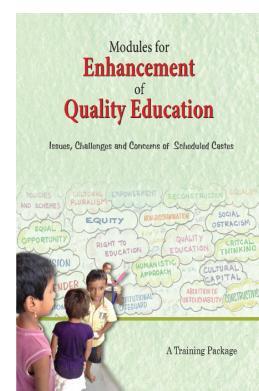
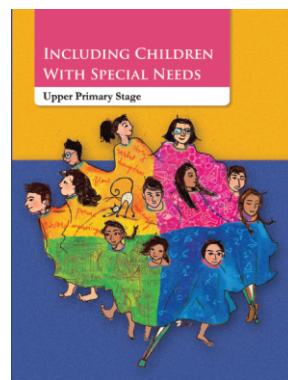
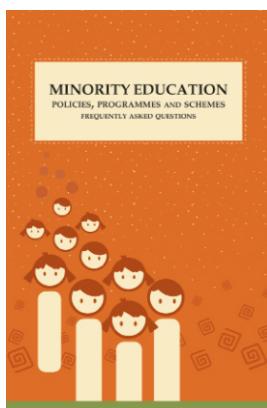
یہ ماڈیول مختلف آموزشی ضروریات کے حامل بچوں کے متنوع گروپ کے لیے اسکول کو شمولیاتی بنانے، ان میں یادداشت کی بنیاد پر علم، فہم اور رویوں کو بہتر بنانے میں مصرف اساتذہ اور متعلقہ افراد کی مدد کرے گا۔ مواد مضمون

آموزشی حاصل اور شمولیاتی تعلیم

قاری کو قومی تعلیمی پالیسیوں، درسیاتی خاکوں خصوصاً قومی درسیات کے خاکہ 2005 آموزشی ماصل اور ان کے حصول کے لیے درست طریقہ تدریس کو قریب سے مشاہدہ کرنے میں مدد کرے گا۔ اس سے درج ذیل امور میں اساتذہ کو مدد ملے گی: تدریس کے لیے شمولیاتی حکمت عملی کو اپنا نئیں، گروپ کے ہر بچہ پر یکساں توجہ دیں، کمرہ جماعت کا ماحول ایسا بنا نئیں جس سے لگے کہ یہ ان کا اپنا ہے، سبھی طلباء کی ضروریات کی تکمیل پر توجہ مرکوز کریں، کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کی اس طرح منصوبہ بندی کریں جس سے یہ محسوس ہو کہ سبھی طلباء کی شرکت کو یقینی بنایا گیا ہے اور طلباء کے تنوع کو منظر رکھتے ہوئے کلاس کی سبھی سرگرمیوں کو منتخب کریں۔

خوداپنا اندازہ قدر (Self Assessment)

- مختلف مضامین کی تدریس میں مختلف آموزشی ضروریات کے حامل الگ الگ طلباء کو منظر رکھتے ہوئے آپ اپنے اس باقی کی تدریس میں کیا کیا تبدیلیاں لا نئیں گے؟
- ترجیحات کی بنیاد پر ان تبدیلیوں کو ترتیب والکھیے۔
 - 1
 - 2
 - 3
- یہ تبدیلیاں لانے میں آپ کو کس طرح کی رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہو گی، ان کی نشاندہی کیجیے۔
- یہ تبدیلیاں سبھی طلباء کے لیے کس طرح یکساں طور پر مفید ہو سکتی ہیں؟ اپنے جوابات کا موازنہ اپنے ساتھیوں اور پڑھانے والے اساتذہ کے ساتھ کیجیے اور اپنی فہرست میں کچھ اور خیالات کا اضافہ کیجیے۔
- میں سبھی طلباء و طالبات کے لیے جائزے کو معنی خیز اور شمولیاتی کیے بناسکتا ہوں؟ اہم نکات لکھیے اور اپنی فہرست کا اپنے ساتھ پڑھانے والے اساتذہ کی فہرست سے موازنہ کیجیے۔



Including Children with **Autism** in Primary Classrooms
A Teacher's Handbook